سوال

(948) شریعت مطہرہ میں کتا پالنا جائز ہے یا ناجائز؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کتا پالنا شریعتِ مطہرہ (قرآن وسنت) کی رُو سے بالکل ممنوع ہے یا بعض صورتوں میں اس کے لیے مسنون اجازت ہے؟ ہمارے گاؤں کا مسئلہ یہ ہے کہ دوسری جگہوں سے ٹیکسی ڈرائیور کتوں کو گاڑی میں ڈال کر یہاں لاتے ہیں اور ہمارے گاؤں میں چھوڑ دیتے ہیں۔ اس وقت یہاں اس قسم کے پانچ چھ آوارہ کتوں نے جھاڑیوں میں پناہ لے کر بھیڑ بکریوں پر حملہ کرنا شروع کردیا ہے بلکہ خود ہمارے لیے اور ہمارے سکول جانے والے چھوٹے بچوں کے لیے خطرہ بنے ہوئے ہیں۔ کیا اس قسم کے آوارہ کتوں کو قرآن وسنت کی رُو سے ہلاک کرنے کی اجازت ہے؟ (حاجی عبدالرحمن السلفی، مدی جون۔ چترال) (۱۱ ستمبر۱۹۹۸ء)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شوقیہ کتا پالنا ناجائز ہے۔ اس سے اجر وثواب میں یومیہ ایک قیراط اور بعض دفعہ دو قیراط کمی واقع ہوجاتی ہے۔ البتہ شکار اور مویشی اور کھیتی باڑی وغیرہ کی حفاظت کے لیے پالنا جائز ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں بایں الفاظ تبویب قائم کی ہے:

'بَابُ مَنِ اقْتَنَی کَلْبًا لَیْسَ بِکَلْبِ صَیْدٍ أَوْ مَاشِیَةٍ۔' (نیل الاوطار:۸/۱۳۵)

اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ کاٹنے والے کتے کو تلف کرنا جائز ہے۔

لہٰذا نقصان دہ کتوں کو آپ بھی قتل کرسکتے ہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3، متفرقات: صفحہ:654